السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(عزل کا کیا حکم ہے۔(فتاوی الامارات 31

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عزل کم ازکم مکروہ ہے۔ کراہت کا مطلب ہے کہ علماء کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ کبھی کبھار ایک چیز جائز ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ ہوتی ہے۔ عزل کے جواز کی دلیل جابر کی حدیث ہے۔ "بخاری و مسلم" میں فرماتے ہیں کہ:

"كُنَا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ"

ہم عزل کرتے تھے۔ قرآن نازل ہو رہا ہوتا۔ جابر کے قول کا مطلب ہے کہ ہم ہمیشہ عزل کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن میں اس کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ مطلب کہ جائز ہے۔ لیکن ہم نے کہا کہ مکروہ کے ساتھ ساتھ جائز ہے تو یہ کراہت کا حکم کہاں سے آئے گا؟ یہ حکم ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جب ملاحظہ کرتے ہیں تو اس سے آتا ہے۔

"تزوجوا الودود الولود فإني مکاثر بکم الأمم یوم القیامة" وفی لفظ مکاثر بکم الامه یوم القیامة"

"کہ تم زیادہ محبت کرنے والی بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ بے شک میں قیامت کے دن تم پر فخر کروں گا۔"

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

''قیامت کے دن دوسری امتوں سے کثرت میں ہوں گے۔''

تو جو شخص اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے تو بلاشبہ وہ اپنے نبی کی اس رغبت کو ثابت نہیں کرتا۔ پھر یہ عزل کرنا یورپ والوں کی تقلید بھی ہے کہ وہ لوگوں بچوں کی صحیح تربیت پہ اجر ملنے پر بھی ایمان نہیں لاتے۔

"إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ"

جب آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اس کے سب کے سب اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ سوائے تین کے۔ صدقہ جاریہ یا ایسا علم کہ لوگ جس سے فائدہ اٹھاتے رہیں یا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔ "بخاری" میں ایک اور حدیث ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی:

"ما من مسلمین یموت لهما ثلاثة من الولد إلا لن تمسه النار إلا تحلة القسم"

"کہ کوئی بھی دو مسلمان کہ جن کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں تو ان کو قیامت کے دن عذاب نہیں ہوگا مگر صرف قسم حلال کرنے کے برابر۔"

تو کیا کفار کو اس طرح کی فضیلت حاصل ہے کہ جو ہمیں حاصل ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بیوی کے بچوں کی تعداد ضرورت کی وجہ سے محدود کی جا سکتی ہے لیکن کسی ماہر مسلمان ڈاکٹر کے مشورے سے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

متفرق مسائل صفحہ: 267